احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲-۷۷ | جمعرات ۱۶ جمادی الاول ۱۴۱۳ھ، ۱۲ نبوت ۱۳۷۱ ہش، ۱۲ نومبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۶۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری کا معیار

فرمانبرداری کا معیار ہے۔ ایک طرف انسان کے نفسانی جذبات کچھ چاہتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے احکام کچھ اور۔ اب دیکھیں کہ آیا خدا تعالیٰ کے احکام کو انسان مقدم کرتا ہے یا اپنے نفسانی اغراض کو .... اس وقت دیکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے حکم کی طرف جھکتا ہے یا اس پر دوسرے امور کو ترجیح دیتا ہے۔ اب اگر اللہ تعالیٰ کے احکام کی قدر کرتا اور ان کو مقدم کر لیتا ہے تو یہی خدا کی فرمانبرداری ہے

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل)

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

(کسی لڑکی کا نام جنّت تھا۔ کسی شخص نے کہا کہ یہ نام اچھا نہیں۔ کیونکہ بعض اوقات انسان آواز مارتا ہے کہ جنّت گھر میں ہے؟ اور اگر وہ نہ ہو تو گویا اس سے ظاہر ہے کہ دوزخ ہی ہے۔ یا کسی کا نام برکت ہو اور یہ کہا جائے کہ گھر میں برکت نہیں تو گویا نحوست ہوئی۔ فرمایا:-)

"یہ بات نہیں ہے۔ نام کے رکھنے سے کوئی ہرج نہیں ہوتا اور اگر کوئی کہے کہ برکت اندر نہیں ہے تو اس کا تو مطلب یہ ہے کہ وہ انسان اندر نہیں ہے نہ یہ کہ برکت نہیں یا اگر کہے کہ جنّت نہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ جنّت نہیں اور دوزخ ہے۔ بلکہ یہ کہ وہ انسان اندر نہیں جس کا نام جنّت ہے"۔ (ملفوظات جلد پنجم صـ ۱۸۰)

"دین کو دنیا پر مقدم رکھنا نہایت مشکل امر ہے۔ کہنے کو تو انسان کہہ لیتا ہے۔ اور اقرار بھی کر لیتا ہے مگر اس کا پورا کرنا ہر ایک کا کام نہیں۔ دین کو دنیا پر مقدّم رکھنا اس طرح سے پہچانا جاتا ہے کہ جب انسان کا دنیوی مال میں نقصان ہو تو کس قدر درد اس کے دل کو پہنچتا ہے اور اس کے بالمقابل جب کسی دینی اَمر میں نقصان ہو جائے تو پھر کس قدر درد اس کے دل کو ہوتا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ اس شناخت کے واسطے اپنے دل کو ہی ترازو بنائے کہ دنیاوی نقصان کے واسطے وہ کس قدر بیقرار ہوتا ہے اور چیختا چلّاتا ہے اور پھر دینی نقصان کے وقت اس کا کیا حال ہوتا ہے؟ بَد ہے وہ شخص جو دوسرے کو دھوکا دیتا ہے۔ مگر بَدتر وہ ہے جو اپنے آپ کو بھی دھوکا دیتا ہے۔ دین کو مقدّم نہیں کرتا۔ اور خیال کرتا ہے کہ مَیں دین کو مقدّم کئے ہوئے ہوں۔ وہ سچّے طور پر خدا تعالیٰ کا فرمانبردار نہیں بنا"۔ (ملفوظات جلد پنجم صـ ۲۳۴-۲۳۵)

ہر رنج و راحت پر صبر کرنیوالا ہی مظفر و منصور ہوتا ھے

(اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

"مولانا رومیؒ نے خاص ایمان والے انسان کے متعلق ایک عجیب قصّہ لکھا ہے وہ لکھتے ہیں کہ ایک شخص کے پاس لقمان بطرزِ غلام رہتے تھے۔ ان کو ان سے بڑی محبت تھی اور ان سے بڑا تعلق تھا اور جو کچھ وہ کھاتا انہیں بھی ساتھ شامل کرتا۔ ایک دفعہ بے فصل خربوزہ ان کے پاس آیا تو اس نے اس کی قاشیں کاٹ کر حضرت لقمان کو دیں تو انہوں نے اسے بڑے شوق سے کھایا پھر ایک اور دی اسے بھی بڑے شوق سے کھایا۔ آخر اس شخص کو بھی یہ خیال آیا کہ بڑے ہی مزے کی یہ چیز ہوگی جسے لقمان اتنے مزے اور شوق سے کھاتا ہے۔ جب اس نے خود ایک قاش لے کر منہ میں ڈالی تو وہ نہایت تلخ تھی۔ اس نے کہا لقمان یہ تو بڑی تلخ اور کڑوی ہے تم اسے اس مزے اور شوق سے کھا رہے ہو۔ تو حضرت لقمان نے جواب میں کہا کہ جس کے ہاتھ سے ہزاروں دفعہ میٹھی چیزیں کھائی ہیں۔ اگر ایک دفعہ کڑوی اور تلخ کھالی تو کون سا حرج ہوگیا۔ اس شخص کے احسانات

باقی صـ ۷ پر

اعلان ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزم ڈاکٹر افضال الرحمٰن صاحب اور عزیزہ صاحبزادی رملہ صاحبہ مقیم امریکہ کو ۱۴ ستمبر ۱۹۹۲ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام تیمور رحمٰن تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب جنرل مینجر (ریٹائرڈ) واپڈا کا پوتا ہے اور محترم نواب مصطفٰے احمد خاں صاحب ابن حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صحت والی عمر عطا فرما دے۔ نیک اور لائق بنائے اور مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرما دے۔

نصرت جہاں اکیڈیمی کے مڈل کے طلبہ کا

ایک نمایاں اعزاز

احباب جماعت یہ جان کر خوشی محسوس کریں گے کہ نصرت جہاں اکیڈیمی ربوہ کے ایک طالب علم عزیزم سمیع اللہ ظفر ابن مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کاہلوں جنہوں نے ۱۹۹۲ء میں مڈل کا امتحان دیا تھا کو مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان میں فیصل آباد ریجن میں ممتاز پوزیشن حاصل کرنے پر صوبائی وزیر تعلیم جناب بیرسٹر عثمان ابراہیم صاحب نے گورنمنٹ کریسنٹ مڈل سکول فیصل آباد میں منعقدہ جلسہ میں سند امتیاز عطا کی ہے یہ سند اس امتحان کی پہلی دس پوزیشنز پر دی جاتی ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز عزیزم کے لئے مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن رجسٹرڈ ربوہ)

حصول علم ساری عمر جاری رہنا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۲۔ نبوت ۱۳۷۱ ہش ۱۲۔ نومبر ۱۹۹۲ء

خیالات کی رو

کہتے ہیں کہ خیال کو پَر لگے ہوتے ہیں وہ اڑتا ہے اور دُور دُور نکل جاتا ہے۔ اتنا دُور دُور کہ کہا جا سکتا ہے کہ شمال سے چلتا ہے تو جنوب میں پہنچ جاتا ہے اور مشرق سے چلتا ہے تو مغرب میں پہنچ جاتا ہے۔ اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ ہواؤں کو تو شائد روکا جا سکتا ہے کیونکہ ان کی رفتار چاہے کتنی بھی زیادہ ہو بہر کیف محدود ہوتی ہے لیکن خیال کو روکا نہیں جا سکتا۔ اس کی رفتار کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا۔ آج یہاں ہے تو کل وہاں۔ بلکہ ابھی یہاں ہے اور ابھی وہاں۔ اور خیال کو نہ روک سکنے کی وجہ ایک اور بھی ہے اور وہ یہ کہ خیال تو نظر ہی نہیں آتا ایک دماغ سے نکلتا ہے۔ اور دوسرے دماغ میں پہنچ جاتا ہے۔ کبھی اسے زبان کی ضرورت پیش آتی ہے کہ بیان کیا جائے اور کبھی زبان کے بغیر ہی اس کا اظہار ہو جاتا ہے۔ بلکہ زبان کے بغیر جو اظہار ہوتا ہے۔ وہ زیادہ قوی اور زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ خیال کی مخالفت کرنے والے دشواری محسوس کرتے ہیں۔ اور کامیاب نہیں ہو پاتے۔ تلوار اسے کاٹ نہیں سکتی۔ بندوق اسے مار نہیں سکتی۔ اور اگر یہ کٹتا اور مرتا نظر آئے تو اس کا ہر قطرہ اظہار کا ایک نیا رُخ اختیار کر لیتا ہے اور یہ پہلے سے بھی زیادہ پھیل جاتا ہے۔ اور لوگوں کو متاثر کر لیتا ہے۔ جب سے انسان نے اس زمین پر سانس لینا شروع کیا ہے۔ اور سوچنا شروع کیا ہے اسی وقت سے یہ بات تجربہ میں آ رہی ہے کہ خیال کے پَر ہوتے ہیں۔ غیر محسوس طور پر سرائت کرتا ہے اور متاثر کرتا ہے۔

ہم آج جس منزل پر پہنچ چکے ہیں یہ خیالات کی پرواز ہی کا نتیجہ ہے خیال آگے بڑھا اور پھر خیال سے خیال پیدا ہوا اور زندگی کا دھارا رواں دواں رہا اور اپنا بہاؤ جاری رکھا۔ ہم ان خیالات کا نتیجہ ہیں جنہیں دنیا کے لوگ روک نہ سکے۔ جن کی سختی سے مخالفت کی گئی لیکن کوئی مخالفت کامیاب نہ ہوئی۔ جس طرح زندگی کے متعدد شعبے ہیں اسی طرح ان تجربات کے بھی متعدد زاویئے ہیں۔ آپ کسی شعبہ کو لیجے اور اسے کسی زاویہ سے دیکھئے آپ کو یہی نظر آئے گا کہ خیالات کا پھیلاؤ ایک ایسا سیلاب ہے جسے کبھی روکا نہیں جا سکا۔ جو ہر مخالفت کے باوجود زندہ رہا اور زندہ تر ہوتا گیا۔ اگر آج تک ہر قسم کی مخالفت کے باوجود خیالات کی رَو روکی نہیں جا سکی تو لوگ آج آگیں لگا کر اور قتل و غارت کر کے کس طرح اس رَو کو روک سکیں گے۔ کاش لوگ زمانے سے سبق حاصل کریں۔ اور دوسروں کے تجربات سے فائدہ حاصل کریں۔

تم اپنے کام سے رکھو اگر کام
تمہیں مل جائے گا محنت کا انعام
وگرنہ یاد رکھو ہر قدم پر
نظر آئے گا ناکامی کا انجام

ابوالاقبال

وہ مجھ کو خود بلاتے تو ہوتا کچھ اور رنگ
ہم خود اگر نہ جاتے تو ہوتا کچھ اور رنگ

ہم اُن کو خود بلاتے تو ہوتا کچھ اور رنگ
وہ بِن بلائے آتے تو ہوتا کچھ اور رنگ

وہ مجھ کو خود مناتے تو ہوتا کچھ اور رنگ
ہم خود ہی مان جاتے تو ہوتا کچھ اور رنگ

غیروں سے سُن کے ہنس پڑے وہ داستاں مری
ہم اُن کو خود سناتے تو ہوتا کچھ اور رنگ

اُلفت کے راستوں میں مرے ساتھ چل کے وہ
تکلیف گر اُٹھاتے تو ہوتا کچھ اور رنگ

اظہارِ غم زباں سے تو کرتے رہے مگر
دو اشک بھی گراتے تو ہوتا کچھ اور رنگ

مجھ کو فریب دے کے جو خوش ہو رہے ہیں آج
گر خود فریب کھاتے تو ہوتا کچھ اور رنگ

اُلفت میں مات کھانا ہے دراصل جیتنا
وہ ہم سے مات کھاتے تو ہوتا کچھ اور رنگ

ہم زخمِ دل چھپا کے جو خاموش ہو رہے
کھل کر جو مسکراتے تو ہوتا کچھ اور رنگ

اِلزام دوسروں پہ لگانا تو سہل ہے
خِفت جو خود اُٹھاتے تو ہوتا کچھ اور رنگ

ظلماتِ شب میں پلکوں پہ قطرات اشک کے
ہم رات بھر سجاتے تو ہوتا کچھ اور رنگ

جو راہِ زندگی میں مری حادثاتِ غم
مجھ کو نہ آزماتے تو ہوتا کچھ اور رنگ

اے فیض اپنے رُخ سے جو اُس نے اُٹھا دیا
پردہ وہ ہم اُٹھاتے تو ہوتا کچھ اور رنگ

فیض چنگوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ۔ لجنہ اماء اللہ ۵ ، فروری ۱۹۲۳ء

علمی مسائل

سا تواں فرقہ (—)

آٹھواں فرقہ تصوف کا ہے۔ مختلف لوگوں نے اس کے مختلف معنے کئے ہیں۔ کسی نے صفائی قلب کے معنے کئے۔ کسی نے کچھ۔ عام طور پر یہ مراد لی جاتی ہے کہ جس سے صفائی قلب پر بحث ہو۔ کس طرح پر اللہ تعالیٰ سے تعلق اور قرب پیدا ہوتا ہے؟ بڑے بڑے اولیاء اللہ گذرے ہیں۔

تصوف میں دوسری بات تاریخ تصوف ہے۔ یہ سلسلہ کب سے شروع ہوا اور کن لوگوں نے اس کو جاری کیا۔ کیا اغراض تھے اور کیا کام کیا۔ مختلف زمانوں میں کس قسم کے تغیرات تصوف میں ہوئے۔

تیسری بات اہل تصوف کے متعلق مذاہب تصوف ہیں جس میں اس بات پر بھی غور کیا جاتا ہے کہ آیا ان میں بھی اختلاف ہے۔ اور اختلاف ہے تو کس قسم کا ہے؟ مختلف سلسلے تو پائے جاتے ہیں۔ جیسے قادری۔ چشتی۔ سہروردی۔ نقشبندی۔ اصل اختلاف تو پایا نہیں جاتا مگر بعض باتوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اور یہ اختلاف زیادہ تر مجاہدات کے متعلق ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسا جیسا رنگ ان لوگوں نے اپنے علاقہ کا دیکھا اور جس قسم کے امراض میں ان کو مبتلا پایا اسی قسم کے علاج تجویز کئے۔ جیسے ڈاکٹر مختلف طریق سے علاج کرتے ہیں۔ کبھی بخار کے بیمار کو کونین دیتے ہیں اور کبھی جلاب دیتے ہیں۔

ان بڑے فرقوں کے علاوہ اور بھی چھوٹے چھوٹے فرقے ہیں۔ انہی اہل تصوف میں ایک فرقہ ملاحدہ بھی ہے جو شریعت کو مٹاتے ہیں۔ وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم طریقت کے مقام پر ہیں یا ایسی باتیں کرتے ہیں اگر کوئی شخص کشتی پر سوار ہو تو کنارے پر جا کر اترے یا کشتی میں ہی بیٹھا رہے؟ یہ لوگ اس قسم کی لغو باتیں کر کے دوسروں کو دھوکا دیتے ہیں۔

ایک ملامتی فرقہ ہے۔ یہ بھی گندہ ہے۔ اصل میں تو یہ برے نہیں ہوتے مگر وہ سمجھتے ہیں کہ ریا سے تباہی ہوتی ہے اور اس کا علاج اس طرح پر کرتے ہیں کہ بعض ایسے کام کرنے لگتے ہیں جن سے دوسرے لوگوں میں بدنام ہو جائیں مثلاً رات کو کسی فاحشہ عورت کے گھر میں جا سوتے ہیں اور وہاں جا کر تہجد پڑھتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ ایسا طریق ہے کہ اس کا خطرہ زیادہ ہے۔ بعض لوگ اس طریق کو اختیار کر کے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور مختلف قسم کی گندگیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ اس سے نفس موٹا نہیں ہوتا مگر دراصل اس کا اثر اکثر خراب ہوتا ہے۔

نواں علم۔ علم القضاء ہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ کس رنگ میں امور متنازعہ کا فیصلہ کرنا چاہیئے۔ گواہ کا بیان کس طرح پر ہو۔ اس پر جرح کس طرح پر ہو کیا امور اس کی شہادت کے وزن کے لئے ضروری ہیں۔ قاضی کا علم واقفیت اور تقویٰ و طہارت کیسی ہو۔ دوسرا حصہ اسی علم کے متعلق تاریخ القضاء ہے۔ کس کس طرح یہ محکمہ مکمل ہوا۔ اور کون سے بڑے قاضی اسلام میں گزرے ہیں؟

دسواں علم۔ علم الفرائض والمیراث ہے میراث کے قانون اگرچہ فقہ میں شامل ہیں مگر یہ مستقل علم ہے کیونکہ اس کا اثر سیاست اور قوم پر آکر پڑتا ہے۔

گیارہواں علم۔ علم الادعیہ والاذکار ہے۔ اس علم میں یہ بتایا جاتا ہے کہ کس کس وقت اور کون کون سی دعائیں اور اذکار کرنے چاہئیں۔

بارہواں علم۔ علم السیر ہے۔ اس علم کے ذریعہ بڑے بڑے صحابہ اور دوسرے بزرگان کے حالات کا علم ہوتا ہے۔

تیرہواں علم۔ علم اخلاق ہے۔ کس طرح بری عادتوں اور ادنےٰ اخلاق کو ترک کر کے اعلیٰ درجہ کے اخلاق اور عادات حاصل کئے جاتے ہیں۔ اس میں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو اخلاقی امراض انسان میں پیدا ہوتے ہیں ان کے اسباب کیا ہیں اور کیوں ان امراض کو سمجھا جاتا ہے۔

چودہواں علم۔ علم الکلام ہے۔ اس علم سے یہ مراد ہے کہ غیر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی فوقیت کس طرح پر ثابت کی جاتی ہے اور اصول اسلام کو دلائل سے ثابت کیا جاتا ہے۔

اسی علمِ کلام میں ایک شاخ علم بحث ہے جس میں یہ بتایا جاتا ہے کہ دوسرے مذاہب جو اسلام کے مقابلہ میں ہیں ان کے عقائد یا اصول کیونکہ غلط ہیں۔ مثلاً عیسائیت کا یہ مسئلہ کہ خدا تین ہیں یا خدا مجسم ہے کیوں صحیح نہیں۔ یا ہندوؤں کے عقیدے کیوں درست نہیں؟ اس علم بحث کے پھر دو حصہ ہیں۔ ایک حصہ وہ ہے جس میں دوسروں کی تردید دلائل سے ہوتی ہے۔

دوسرا اصول علم کلام ہے جس میں بتایا جاتا ہے کہ معیارِ صداقت کیا ہے؟ کس طرح دشمن کا مقابلہ کرنا چاہیئے یہ سب باتیں اصولِ علم کلام میں بیان کی جاتی ہیں۔

سولہواں علم۔ سیاست اسلامیہ ہے۔ حکومت کا کیا انتظام ہو۔ رعایا اور حکومت کے کیا تعلق ہیں۔ حکومت پر رعایا کے کیا حقوق ہیں اور رعایا پر کیا؟ یہ بہت وسیع علم ہے۔ حکومت کس طریق سے کی جائے۔ دوسری حکومتوں سے اس کے کیا تعلقات ہیں۔

غرض یہ سولہ موٹے موٹے علوم ہیں اور ان کی شاخیں ملا کر تو بہت بڑی تعداد ان علوم کی ہو جاتی ہے۔ دنیاوی علوم میں اگلے ہفتہ میں بیان کرونگا۔

تقریر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی
لجنہ اماء اللہ ۱۱ فروری ۱۹۲۳ء

میں نے پچھلے ہفتہ مذہبی علوم کے متعلق تقریر کی تھی اس میں مذہبی علوم کے نام اور ان کی مختصر کیفیت بیان کی تھی اور اس میں بتایا تھا کہ مذہبی علوم میں ان مختلف عنوانوں کے نیچے بحث کی جاتی ہے۔ یا اس مذہب کی یہ حقیقت ہے۔

میری غرض اس سے یہ نہ تھی کہ وہ علم کیا ہے اور کیسا ہے بلکہ صرف اتنا بتانا ہے کہ اس قسم کا ایک علم ہے اس مطلب کے بیان کرنے کے لئے جس قدر ضروری تھا بیان کیا اور اب بھی ایسا ہی کروں گا۔ اس سے زیادہ بیان کرنا موضوع سے باہر لے جاتا ہے۔

آج میرا منشاء یہ ہے کہ دنیاوی علوم کے متعلق بیان کروں کہ وہ کتنے قسم کے ہیں اور کیا کیا ہیں۔ اور اگر کسی علم کی کوئی اندرونی تقسیم ہے تو وہ بھی بیان کروں کہ کن کن مسائل پر اس میں بحث ہوتی ہے۔ میں نے پہلے بھی بتایا تھا اور آج بھی بتاتا ہوں کہ علم سے ہرگز یہ مراد نہیں ہوتی کہ وہ سچے ہی ہوں۔ بعض باتیں جہالت بھی ہوتی ہیں مگر عام طور پر وہ ایک علم کی ذیل میں آجاتی ہیں۔

جس طرح مذاہب میں (مذاہب ہی کہنا چاہیئے کیونکہ اصل میں تو ایک ہی مذہب ہے جو اسلام ہے) میں نے ہندو مذہب اور دوسرے مذاہب کا ذکر کیا ہے حالانکہ میری غرض اس سے یہ نہ تھی کہ یہ مذاہب خدا تک پہنچاتے ہیں کیونکہ خدا تک پہنچانے والا صرف ایک ہی مذہب ہے جو اسلام ہے۔ لیکن اسلام کی خوبی اور کمال کے جاننے کے لئے دوسرے مذاہب کا بھی مختصر علم تو ہو کہ وہ کیا ہیں۔

دنیاوی علوم

اسی طرح آج جب میں دنیاوی علوم کے نام لوں گا تو یہ مطلب نہیں ہو گا کہ واقعی ہر ایک علم ہے۔ صرف یہ مطلب ہو گا کہ بعض اس کو علم کہتے ہیں۔ جیسے اسلام کے مقابلہ میں ہندوؤں کے عقائد بتلانے سے یہ غرض ہے کہ یہ معلوم ہو جائے اس میں کیا نقص اور کمزوری ہے۔ اسی طرح جہالت کے علوم سے واقف ہونا ضروری ہے کہ اس کے معلوم ہونے سے جہالت ثابت کر سکتے ہیں اور کم از کم ان کے نزدیک ہم نہ جائیں گے جب اس کی برائی کا علم ہو گا۔ اب میں نمبروار دنیاوی علوم بتاتا ہوں۔

(۱) دنیاوی علوم میں سب سے پہلا علم جس کو تمام علوم کی بنیاد یا برتن یا ظرف کہنا چاہیئے وہ زبان کا علم ہے۔ جب تک زبان کا علم نہ ہو انسان اپنے خیالات دوسروں تک پہنچا نہیں سکتا۔ اس زبان کے علم کے یہ معنے نہیں کہ انسان اپنے خیالات دوسروں تک کس ذریعہ سے پہنچا سکتا ہے۔ یہ آگے تین طرز پر تقسیم ہوتا ہے۔

علم اللسان

اوّل۔ وہ زبان جو لفظ کے ذریعہ بتائی جاتی ہے جو منہ کے حرکات سے آواز پیدا ہوتی ہے یا منہ سے کوئی بات انسان بیان کرتا ہے جس کو دوسرے انسان کانوں سے سن کر سمجھتے ہیں جیسا کہ میں اب بول رہا ہوں اور تم اس کو سن رہے ہو۔ یہ تقریری زبان کہلاتی ہے۔

دوم۔ علم زبان کا ایک حصہ وہ ہوتا ہے جس کو تحریری زبان کہتے ہیں۔ یعنی اپنے مطالب اور خیالات کو لکھ کر پیش کرنا۔ وہ الفاظ جو ہم بولتے ہیں ان کے لئے کچھ اشارات اور نقوش مقرر ہوتے ہیں ان کے ذریعہ سے ظاہر کیا جاتا ہے جیسے تم کو معلوم ہے کہ ہر بات لکھ کر پیش کر سکتے ہیں۔

سوم۔ ایک زبان اشارات سے تعلق رکھتی ہے اس میں نہ بولا جاتا ہے نہ لکھا جاتا ہے بلکہ اشارات ہوتے ہیں جیسے تار آتا ہے۔ تار دینے والا کچھ اشارات کرتا ہے اور لینے والا ان اشارات کو

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون۔ سین

کردوں پر حملے

بتایا گیا ہے کہ شمالی عراق میں کردوں کے ایک باغی اڈے پر ترکی فوجیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور وہاں انہوں نے کم از کم ایک ہزار گوریلا افراد کو تہہ و تیغ کر دیا ہے خبر میں بتایا گیا ہے کہ فوجوں کے پاس ٹینک بھی تھے۔ اور ہوائی جہاز بھی اور صبح کے وقت حملہ کر کے انہوں نے ہسٹانیہ کیمپ پر قبضہ کر لیا۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں سے غیر قانونی کردش ورکرز پارٹی ترکی میں داخلے کی کوشش کرتی ہے۔ ٹیلی وژن پر اس خبر کے نشریے میں بتایا گیا کہ دو ہزار سے دو ہزار پانچ سو تک گوریلا اس وقت کیمپ میں موجود تھے۔ جو مارے گئے ان کے علاوہ باقی گوریلوں کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ جان بچا کر بھاگ گئے۔ مرنے والوں کی تعداد کی کسی اور ذریعے سے توثیق نہیں ہو سکی۔ اس کارروائی کے لئے ترکی کی حکومت نے بیس ہزار فوجیوں کو آج سے دو ہفتے قبل شمالی عراق میں بھیجا تھا تاکہ وہاں کردش ورکرز پارٹی کے آٹھ ہزار گوریلوں کو نکال باہر کیا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ گوریلے اس علاقے میں مختلف مقامات پر چھپے ہوئے تھے۔ باغی کردوں سے عراق کو بھی خطرہ ہے اور ترکی کو بھی کیونکہ یہ اپنے لئے الگ ایک خطہ مانگ رہے ہیں۔ اور یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اگر کسی نہ کسی طرح انہیں کوئی الگ خطہ مل گیا اور ان کی اپنی حکومت قائم ہو گئی تو یہ ایک مزاحمتی گروپ بن جائیں گے۔ ترکی میں ہوں یا عراق میں دونوں حکومتوں کو پریشان کرتے رہیں گے۔ اب جب کہ ایک سہ رکنی صدارتی کونسل حزب اختلاف کی طرف سے تشکیل دی جا چکی ہے کردوں کا خطرہ عراق کے لئے پہلے سے کہیں زیادہ ہو گیا ہے البتہ اگر کردوں کی امداد ترکی اور عراق کے باہر سے نہ کی جائے تو یہ لوگ طاقت بن کر نہیں ابھر سکتے کیونکہ امریکہ اور یورپ کے عراق کے متعلق ارادے اچھے نہیں ہیں خاص طور پر صدر صدام کے سلسلے میں اس لئے کردوں کو باہر سے امداد ملنے کی توقع ہے۔ اور اب بھی جس حد تک وہ مزاحمت کر رہے ہیں وہ غیر ملکی امداد ہی کے ذریعے ہے۔

نیا اتحاد

گذشتہ روز نیشنل ڈیمو کریٹک الائنس (این۔ ڈی۔ اے) نے اس بات کا عہد کیا کہ ۱۹۷۳ء کے دستور میں جو ترامیم کی گئی ہیں وہ ان سب کو منسوخ کر دے گی۔ یہ بھی کہا گیا کہ ان ترامیم کے ذریعے دستور کا بنیادی ڈھانچہ بدل دیا گیا اور سیاسی سسٹم کو فیڈرل پارلیمانی سے صدارتی سسٹم میں تبدیل کر دیا گیا۔ اس بات کا بھی عہد کیا گیا ہے کہ متناسب نمائندگی پارٹیوں کو دی جائے گی اور اسی طرح ضلعی کنسٹی ٹیوانسی فیڈرل پارلیمنٹ سسٹم کو مضبوط بنایا جائے گا۔ اور سماجی جمہوریت کو رواج دیا جائے گا تاکہ حکومت کی مشینری ان باتوں کا جواب دے سکے یا ان پر پورا اتر سکے۔ جنہیں قومی توقعات کہا جاتا ہے۔

یہ سب باتیں این۔ ڈی۔ اے کے پہلے اجلاس میں ایک ڈیکلریشن کی صورت میں پیش کی گئی ہیں۔ اس اجلاس میں اس کے تمام اراکین نے شرکت کی اور نوابزادہ نصر اللہ خان کو صدر منتخب کر لیا گیا۔ آپ دو سال کے لئے صدارت کے عہدے پر قائم رہیں گے۔ دیگر عہدے داران کا انتخاب بعد میں کیا جائے گا۔ این۔ ڈی۔ اے نے جو ڈیکلریشن پیش کیا ہے وہ چار صفحات پر مشتمل ہے اور اصل ڈیکلریشن میں معمولی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ کہا گیا ہے کہ یہ اتحاد مؤثر طریق پر سیاست میں کام کرے گا۔ اور دستور کے سلسلے میں بھی سنجیدگی سے کوشش کرے گا۔ صوبوں کو زیادہ سے زیادہ خود مختاری دی جائے گی۔

ہانگ کانگ کی ایک رپورٹ

چین کی حکومت نے ہانگ کانگ کے ایک اخباری رپورٹر کو ملک سے نکال دیا ہے۔ اس پر الزام تھا کہ وہ سرکاری راز خریدنے کے لئے کسی افسر کو کوئی رقم دے رہا تھا۔ اسے نکالنے کے بعد حکومت نے بیرونی ممالک کے اخباری نمائندوں کو متنبہ کیا ہے کہ وہ ملک کے قوانین کی پابندی کریں۔ اس ہانگ کانگ کے رپورٹر کو پانچ دن زیر حراست رکھا گیا اور اس عرصہ میں اس نے اپنے جرم کا اقرار کر لیا۔ یہ رپورٹر "ایکسپریس" اخبار کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اس کے اقرار کے بعد اسے ملک سے نکال دیا گیا اور اسے یہ بات بھی بتا دی گئی کہ اسے دوبارہ واپس نہیں آنے دیا جائے گا۔ کم از کم دو سال تک وہ چین میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ امکان تو اس بات کا تھا کہ اسے اس کے جرم کی سزا دی جاتی لیکن بیجنگ میونسپل بیورو جس کا تعلق حکومت کے دفاع سے ہے نے اس کے لئے رحم کا جذبہ بروئے کار لاتے ہوئے صرف ملک بدر کرنے پر اکتفا کیا۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ نمائندہ اور اس کا ایڈیٹر دونوں نے اس بات کا اقرار کر لیا ہے کہ وہ سرکاری راز حاصل کرنے کے لئے ادائیگی کر رہے تھے۔ اس نمائندے کا نام لیونگ وال مان LEUNG WAL MAN ہے اور یہ ایک خاتون ہیں۔ لیونگ جس کی عمر ۳۲ سال ہے۔ اسے بیجنگ کے فائیو سٹار ہوٹل سے حکومت کی حفاظتی ایجنسی نے ۲۵ اکتوبر کو گرفتار کیا تھا۔ یہ رپورٹر چین کی خصوصی طور پر ماہر ہے اور کمیونسٹ پارٹی کی ۱۴ ویں کانگریس کی رپورٹنگ کے لئے یہاں موجود تھی۔ اس کی اخبار نے قبل از وقت پارٹی کے جنرل سیکرٹری کے خطاب کے بعض حصے شائع کر دیئے تھے اور یہ بات چین کے حفاظتی حکام کے لئے خاصی سر دردی کا باعث تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اس بات کی ٹوہ میں رہتے ہیں کہ وہ خبریں دوسرے لوگوں سے پہلے حاصل کر لیں وہ بعض اوقات عجلت میں غلط کام بھی کر جاتے ہیں۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ خبر کا جلد از جلد قارئین تک پہنچانا اخبار کی اولین ذمہ داری ہے۔ لیکن ایسی عجلت جو خبر سے متعلقہ لوگوں کو پریشانی میں مبتلا کر دے اس کا اس طرح چھپنا صحافت کی کوئی خدمت نہیں ہو سکتی۔ لیونگ نے بھی یہ کوشش کی کہ وہ سرکاری رازوں کو حاصل کرے اور ان میں سے ایک بات یہ تھی کہ وہ کمیونسٹ پارٹی کی ۱۴ ویں کانگریس میں دیئے جانے والے ایک خطاب کے کچھ حصے بھی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی

انسانی حقوق کی کمیٹی کی رپورٹ

انسانی حقوق کی کمیٹی (پاکستان) کے صدر عقیل لودھی ہیں۔ انہوں نے ایم کیو ایم کے متعلق ایک حالیہ رپورٹ میں کہا ہے کہ ۱۹ جون سے اب تک ۲۵۰۰ ممبروں کو گرفتار کیا گیا ہے یا تحقیقات کے لئے روکا گیا ہے۔ یہ رپورٹ صدر وکلاء کمیٹی برائے انسانی حقوق (پاکستان) نے پریس کو پیش کی ہے۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب ایم کیو ایم کی تنظیم کے رہنماؤں سے کہا گیا کہ وہ اپنے اس دعوے کی تصدیق کے لئے دستاویزات پیش کریں کہ ان کے ۵۰۰ افراد کو گرفتار کیا گیا ہے تو وہ ایسا کرنے سے قاصر رہے۔ جن لوگوں کو تحقیقات کے لئے روکا گیا تھا ان میں سے اکثر کو پوچھ گچھ کے بعد رہا کر دیا گیا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعض افراد کی رہائی کے لئے ذمہ دار افراد نے دس سے بیس ہزار روپے تک کی رشوت مانگی۔ بعض لوگوں کے مکانات پر چھاپے مارے گئے۔ اور جب مطلوبہ شخص نہ ملا تو اس کے والدین یا دیگر رشتہ داروں کو حراست میں لے لیا گیا۔ بعض ایسے افراد جنہیں پوچھ گچھ کے لئے روکنے کے بعد چھوڑ دیا گیا تھا انہوں نے اس کمیٹی کے اراکین کو بتایا کہ ان پر خاصا تشدد کیا گیا تھا کمیٹی کے ارکان نے کہا ہے کہ اعلیٰ حکام ان ۱۲۱ اور ۱۷۰ افراد میں سے کسی کو نہیں پکڑ سکے جن کی فہرستیں تیار کی گئی تھیں اور جو مختلف جرائم میں ملوث مانے گئے ہیں۔ ان جرائم میں ڈکیتی بھی شامل ہے۔ اور اغوا بھی۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ پوچھ گچھ کے دوران چھ افراد تشدد کے باعث دیہی سندھ میں ہلاک ہو گئے۔ جب کہ ایک شخص جس کا نام محمد ایوب بتایا گیا ہے وہ ایم کیو ایم راما سوامی یونٹ کا انچارج تھا وہ زخموں کی تاب نہ لا کر جاں بحق ہو گیا۔

توکل کا یہ معنی ہے کہ دنیا سے اپنی امیدیں۔ اپنی حرصیں۔ اپنے خوف۔ اپنی سب طمعیں کاٹ لاؤ اور صرف خدا ہی پر توکل کرو۔ اسی کے ہو جاؤ اور پھر دیکھو کہ تمہارے کام اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل سے بنائیگا

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

محترم لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ محمود الحسن صاحب راولپنڈی سے لکھتے ہیں:

امید ہے کہ آپ بفضلِ خدا بخیریت ہوں گے۔ آپ کے کلام سے تو تقریباً ہر روز محظوظ ہوتے رہتے ہیں۔ ع

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

۳۱ اکتوبر کے الفضل میں ایک خبر سرِ ورق پر شائع ہوئی ہے کہ ڈاکٹر شاہ محمد صاحب نے ایم ایس (سرجری) کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے پہلے اٹمپٹ میں پاس کیا ہے اور یہ کہ یونیورسٹی کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ کسی نے پہلے اٹمپٹ میں یہ امتحان پاس کیا ہے۔ یہ خبر قطعاً غلط ہے اور خبر دینے والے کو محتاط ہو کر ایسی خبر شائع کرانی چاہیئے۔ مجھے اوروں کا تو علم نہیں لیکن ۱۹۵۵ء میں میں نے پہلے اٹمپٹ میں ہی یہ امتحان پاس کیا تھا۔ جو لوگ اصل حقیقت سے واقف ہوتے ہیں انہیں ایسی خبر سے تکلیف ہوتی ہے۔

مجھے امید ہے آپ خبر رساں شخص کی تصحیح فرمائیں گے۔ اور آئندہ کے لئے نصیحت کریں گے کہ وہ محتاط رہیں۔ اسکی تردید بھی اخبار میں ضرور کرنی چاہیئے۔ خواہ اسی شخص کی طرف سے ہی ہو۔

محترم میاں محمد ابراہیم صاحب لاہور سے لکھتے ہیں:

مجھے یاد ہے آپ نے ایک دفعہ "تحریک جدید" کے مطالبات پر بیت اقصیٰ میں خطبہ دیا تھا۔ اور آپ نے مطالبات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ان کی SIGNIFICANCE پر خاص زور دیا تھا۔ آپ کے اس خطبہ کے بعد میں نے آپ کو بیت میں ہی مبارکباد بھی دی تھی۔ اس لئے کہ مطالبات تو "چھپے ہوئے" موجود ہیں۔ اور ہر کوئی پڑھ کر انہیں سمجھ سکتا ہے۔ لیکن یہ کہ ان مطالبات کا پس منظر کیا ہے حضور نے انہیں کیوں پیش فرمایا۔ اس کا بہت کم دوستوں کو علم ہے۔ جس کا آپ نے ذکر کیا تھا اب جبکہ "تحریک جدید" کا ہفتہ منایا جا رہا ہے۔ تحریک جدید کو جاری کرنے کی فلاسفی اور حکمت کا بھی جماعت کو علم ہونا چاہیئے۔ موجودہ حالات میں پوری تفصیل سے تو شاید اسے نہ تبلایا جا سکے۔ لیکن ایک بات جو مجھے خاص طور پر کھٹک رہی ہے۔ اسے مختصر طور پر بیان کرنا میرے نزدیک ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ درست ہے کہ اس کی غرض سادگی اور سادہ زندگی اختیار کرنا ہے۔ ایک کھانا کھانا تحریک جدید کے مطالبات میں شامل ہے اسی طرح لباس میں سادگی سبھی پر ہم ہر سال زور دیتے ہیں۔ سینما۔ تھیٹر۔ تماش بینی ہمارے لئے یہ سب کچھ ممنوع قرار پا چکا ہے۔ لیکن ہم یہ نہیں سوچتے کہ آخر۔ یہ سب کچھ جن سے ہماری روزمرہ کی زندگی اور صحت پر کوئی مضر اثر نہیں پڑتا۔ جماعت کو انہیں ترک کر دینے کی تلقین کیوں کی گئی تھی یہ سب اس لئے کہ ان چیزوں پر جو روپیہ پیسہ خرچ ہوتا ہے۔ بے ضرورت نئے کپڑے بنوانا۔ زیورات جو شادی ہی استعمال ہوتے ہیں۔ بنوانا۔ اگر ہم ان چیزوں پر خرچ نہ کریں۔ تو اس طرح مال کا ضیاع نہ ہو گا اور جب ہمارا پیسہ ہمارے پاس رہے گا تو ہم اس میں سے حسب توفیق چندہ دیتے رہیں گے اور اس طرح سلسلہ کے دفتر مال کو تقویت ملتی رہے گی دوستوں پر لازم ہے کہ وہ سادگی اور کفائت شعاری کو اپنا شیوہ بنائے رکھیں اور پس انداز کرتے رہیں تاکہ وہ مبارک تحریک میں حسب سابق حصہ لیتے رہیں۔

مکرمہ امۃ الباسط ملک صاحبہ۔ بیگم ملک نصیر احمد کنزی سندھ سے لکھتی ہیں:

ہمارے گھر کے تمام افراد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے روزنامہ الفضل کے قاری اور مداح ہیں۔ الفضل اللہ تعالیٰ کے فضل اور آپکی اور آپکے رفقائے کرام کی انتھک محنت سے اپنے معیار کی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ اس کے مضامین اور خصوصاً آپ کے منظوم کلام کو پڑھتے ہوئے ساتھ ساتھ آپ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دل سے دعائیں نکلتی چلی جا رہی ہیں۔ الفضل کے پرچہ کے ذریعہ آپ نے یقیناً ہر احمدی کے دل میں جگہ پیدا کر لی ہے۔ اور سب کی دعائیں لے رہے ہیں۔ ہمارے گھر کے تمام افراد بڑی بے چینی سے الفضل کے منتظر رہتے ہیں۔ اور ہر کسی کی کوشش ہوتی ہے کہ پہلے میں پڑھوں یہاں تک کہ میری بچی جس کی عمر سات سال ہے وہ بھی اسی کوشش میں ہوتی ہے کہ بچوں کا کالم پہلے میں پڑھوں اس کا اظہار وہ بعض اوقات ناراض ہو کر کرتی ہے۔ جس دن پرچہ نہ آئے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آج کوئی نہایت قیمتی چیز نہیں ملی۔ بہت بڑی تشنگی باقی رہ جاتی ہے۔ آج پہلی بار آپ کی خدمت میں خط تحریر کرنے کی جرأت کر رہی ہوں پتہ نہیں آپ کے معیار کے مطابق ہو یا نہ۔ بہر حال الفضل میں نصرت گرلز ہائی سکول اور جامعہ نصرت ربوہ کے اعزازات کا پڑھ کر سر فخر سے بلند ہو گیا۔ اور یوں محسوس ہوا جیسے میں بھی اسی زمانے میں لوٹ کر ان خوشیوں میں شامل ہوں اس کے ساتھ ہی بہت سی پرانی یادیں تازہ ہو گئیں اور عظیم ہستیوں کے چہرے نظروں میں گھوم گئے۔ اور ہائی سکول کی ہیڈ مسٹریس محترمہ مسعودہ بشیر صاحبہ کا سراپا نظروں میں گھوم گیا۔ جنہوں نے اس سکول کو ترقی کی راہوں پر گامزن کیا اور انتہائی فراست کے ساتھ بہترین انتظام کی روایات قائم کیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان پر رحمتیں نازل کرتا رہے۔ اسی پرچے کے ذریعے میں موجودہ ہیڈ مسٹریس اور پرنسپل صاحبہ کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ نمبر دو۔ محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب جو کہ انتہائی نافع الناس وجود ہیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ خط کافی لمبا ہو گیا ہے۔ اس لئے معذرت خواہ ہوں۔ آخر میں عرض ہے کہ خاکسارہ کے چار بچے ہیں۔ تین بچیاں اور ایک بچہ چھوٹے تینوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقفِ نو میں شامل ہیں۔ جماعت کے تمام بزرگوں کی خدمت میں عاجزانہ گذارش کرتی ہوں کہ میرے بچوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس عظیم مقام کو حاصل کرنے والے بنائے اور ہمیں ان کی صحیح تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک چھوٹی سی بات

مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ ٹیکسلا سے لکھتی ہیں:

یہ چھوٹی چھوٹی سی باتیں دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہیں بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ یہ چھوٹے چھوٹے ستارے ہیں جو بظاہر چھوٹے نظر آتے ہیں اپنے اندر بے پناہ وسعت رکھتے ہیں۔

ایک ایسی ہی بات کا میں ذکر کرنا چاہتی ہوں ہوا یوں کہ پچھلے دنوں میری ایک ایسی عورت سے ملاقات ہوئی جو بہت ہی مستحق تھی۔ میں نے اسے کچھ کپڑے بھجوائے۔ اگلے ہفتے وہ آئی تو اس نے وہ کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ آتے ہی خوش ہو کر کہنے لگی آپ نے جو نیکی کی تھی میں نے سوچا اسے آگے بڑھانا چاہیئے۔ اس لئے ان میں سے ایک جوڑا میں نے اپنی ساس کو بھجوا دیا ہے۔ جو ساتھ والے محلے میں اپنے چھوٹے بیٹے کے پاس رہتی ہیں۔ میں اس سراپا ہمدرد غریب نواز دل رکھنے والی عورت کی بات سن کر بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو گئی واقعی ایک لائق ماں سو استادوں کی استاد ہوتی ہے جس نے اس میں یہ عظیم جذبہ پیدا کر دیا تھا۔

مکرمہ سعیدہ احسن صاحبہ ربوہ سے لکھتی ہیں

قارئین! بہتر نوٹ یعنی کرنسی سے خیال آیا کہ کیوں نہ ملکی کرنسی کے بارے میں ایک چھوٹی سی گذارش کر دی جائے یوں تو دنیا کی ہر چیز ہی کاغذی پیرہن رکھتی ہے اور کچھ وقت گذرنے کے بعد بوسیدہ ہو جاتی ہے اور اپنی قدر و قیمت کھو بیٹھتی ہے۔ مگر ہماری کرنسی تو سچ مچ ہی کاغذ کی بنی ہوئی ہے اور اس کی اہمیت بھی سب پر واضح ہے۔ اور یہ ہے بھی قومی امانت۔ مگر ہم اسے ہینڈل بہت ہی رف طریق سے کرتے ہیں۔ اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ اکثر بچے اور کئی بڑے بھی، نوٹ کو رول کر کے بلونا شروع کر دیں گے یا پھر اس کی کئی تہیں کر کے چوری بنا کر رکھ دیں گے۔ نتیجۃً "نیا نوٹ ایک دو" ہاتھوں میں گردش کرنے کے بعد ہی خستہ حال ہو جاتا ہے۔ اب جہاں پر اکثریت کرنسی کو بگاڑنے والی ہو وہاں صاف ستھرے نوٹ تو عنقا ہی ہوں گے۔ برائے خدا اپنے وطن کی ہر چیز کو خوبصورت بنائیے۔

باقی اسی صفحہ کے کالم ۳ پر

بقیہ کالم ۴ سے آگے

خوبصورت رہنے دیجئے، "نتیجۃً" وطن بھی خوبصورت نظر آئے گا۔ اور اہلِ وطن بھی حسین تر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شناختی کارڈ پر مذہب کا خانہ

حکومت پاکستان نے شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو اسلام آباد میں ہونیوالے ایک اجلاس میں کیا گیا جس کی صدارت مذہبی امور کے وفاقی وزیر مولانا عبدالستار خان نیازی نے کی۔ اس فیصلے کے تحت ہر شناختی کارڈ میں درخواست دہندہ کو اپنے مذہب کا اندراج کرنا پڑے گا اور قبل ازیں جتنے شناختی کارڈ جاری ہو چکے ہیں ان کی جگہ نئے شناختی کارڈ جاری کر دیئے جائیں گے۔

چنانچہ گذشتہ کئی روز سے ملک بھر کے مذہبی۔ سیاسی اور خصوصاً اقلیتی حلقوں میں قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اندراج موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ مختلف مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات نے اس پر اظہار خیال کیا ہے۔ چند شخصیات کے بیانات پیش خدمت ہیں۔

سینیٹر حافظ حسین احمد
ڈپٹی سیکرٹری جنرل جے یو آئی

○ ہمارے ملک میں اس سے بڑی بدقسمتی اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ ابھی تک ہمارے مابین یہ اختلاف ہے کہ پاکستان بنانے کی وجوہات کیا تھیں۔ میں چیلنج سے یہ بات کہتا ہوں کہ دنیا میں اسلام ہی واحد مذہب ہے جو اپنے ماننے والوں سے بھی زیادہ اقلیت کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے۔ اگر کوئی یہاں بیٹھ کر زبانی طور پر دس بار کہے کہ وہ مسلمان ہے اور وہ حلف نامے پر دستخط نہ کرے تو میں کس طرح سمجھوں گا کہ وہ مسلمان ہے۔ شناختی کارڈ کا آپ کے پاس ہونا ہی پاکستانی قومیت کی دلیل ہے۔ تو پھر اس میں ولدیت۔ عمر۔ ظاہری نشان اور پتے کی کیا ضرورت ہے۔ جداگانہ انتخابات کی بات ہے تو پھر مسیحی ہندو۔ پارسی اور سکھ اپنے نمائندے کو ووٹ دینگے اور اگر کوئی فرقہ اپنے آپ کو اقلیت ہی نہیں سمجھتا تو اس سے شناختی کارڈ کہاں استعمال ہونگے؟ فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے بھی اس خانے کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ اس سے فرقہ واریت پھیلتی نہیں بلکہ اس کا خاتمہ ہوگا۔ کیونکہ آئین میں صرف چند فرقوں کے متعلق لکھا ہوا ہے کہ وہ غیر مسلم اقلیت ہیں ..... آخر میں یہ کہوں گا کہ اس مسئلہ کے حل کے لئے پارلیمنٹ موجود ہے اور وہاں سے بطریق احسن حل کیا جا سکتا ہے۔

جنگ ۱۳ اکتوبر ۹۲ء

حافظ محمد ادریس
امیر جماعت اسلامی پنجاب

○ میں یقین سے کہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں ہمارے اور اقلیتوں کے مابین کوئی نفرت کی دیواریں نہیں ہیں اور ایک قوم کی حیثیت سے اقلیتوں کے ساتھ ہمارے بہت گہرے تعلقات ہیں۔ شناختی کارڈ کے ایشو پر مسیحی بھائی جو لائن اختیار کر رہے ہیں وہ نہ ان کے مفاد میں ہے اور نہ ہی ملک کے مفاد میں۔ جداگانہ انتخابات کا مطالبہ قیامِ پاکستان کے وقت سے چل رہا ہے۔ اور اس پر بہت کچھ لکھا بھی گیا۔ یہ بات درست ہے کہ ۱۹۳۷ء کی قرارداد میں کہا گیا تھا کہ تمام لوگوں کو مساوی حقوق حاصل ہوں گے۔ لیکن شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ لکھ دیا گیا ہے تو اس سے برابری کے حقوق کہاں متاثر ہوئے؟ اگر یہ لکھ دیا جاتا کہ صرف عیسائیوں کے لئے ضروری ہوگا تو پھر یقیناً امتیازی سلوک ہوتا اور ہم سب سے پہلے اسکی مخالفت کرتے لیکن یہاں تو مسلمان سمیت تمام لوگوں کیلئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اور کسی کے حقوق پر کوئی زد نہیں پڑتی۔ اس وقت مسئلہ صرف قادیانیوں کا ہے اور اسی مسئلہ کی بنیاد پر یہ سوال اٹھا تھا۔ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اندراج سے نہ تو پاکستان کو کوئی نقصان پہنچے گا اور نہ ہی اسلام کو۔

(جنگ ۱۳ اکتوبر ۹۲ء)

پیر اعجاز احمد ہاشمی
مرکزی سیکرٹری اطلاعات جے یو پی

○ شناختی کارڈ کا مسئلہ دراصل شناخت کا مسئلہ ہے اور ہماری شناخت اسلام ہے پاکستان کا سرکاری مذہب بھی اسلام ہے۔ لہٰذا اسے خواہ مخواہ مسئلہ بنا دیا گیا ہے۔ اسلام اور پاکستان کے آئین میں اقلیتوں کے حقوق کی مکمل طور پر حفاظت کی گئی ہے۔ جب آئین میں مسلم اور غیر مسلم کو مساوی حقوق دیئے گئے ہیں تو پھر آخر خطرہ کس بات کا ہے اور یہ کیوں کہا جاتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو مسلمان نہ لکھیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسلام ہماری شناخت اور پاکستان ہماری سکونت اور مسلم تشخص ہماری قومیت ہے ہمیں اپنی قومیت پر ناز ہے اور اس کا اندراج ہونا چاہیئے۔ شکوک تو وہاں پیدا ہوتے ہیں جہاں خامیاں ہوں۔ اسلام اور پاکستان کے آئین میں اقلیتوں کا پورا تحفظ کیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ شکوک بے معنی ہیں۔ شناختی کارڈ میں مسلمان کا اندراج اسلئے بھی ضروری ہے کہ ہمیں احساس ہو کہ ہمارے کیا فرائض ہیں اور ہم نے اقلیت کے ساتھ کسی قسم کا رویہ اختیار کرنا ہے۔ اگر مسلمان یہاں بطور اکثریت اقلیت کے ساتھ اچھے سلوک کا مظاہرہ کرے گا۔ تو پھر دوسری جگہوں پر جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں اسکے ساتھ بھی بہتر سلوک کیا جا سکے گا۔ میں کہتا ہوں کہ شناختی کارڈ میں ہماری شناخت بطور مسلمان ضرور درج ہونی چاہیئے۔

جنگ ۱۳ اکتوبر ۹۲ء

مولانا عبدالستار خان نیازی
وفاقی وزیر برائے مذہبی امور

○ جب ہم نے کہا کہ ہمارے شناختی کارڈ کے خانے میں مذہب کا خانہ ہونا چاہیئے تو اس پر واویلا شروع ہو گیا کہ یہ کیوں ہونا چاہیئے اور اسکی کیا ضرورت ہے۔ جب جداگانہ طریق انتخاب ہے اور فہرستیں علیحدہ بنیں گی۔ تو مذہب کا خانہ بہت ضروری ہے۔ اور پھر اسی بنیاد پر قائداعظم نے علیحدہ پاکستان کا مطالبہ کیا تھا۔ اس سے انحراف کا مطلب یہ ہے کہ ہم پاکستان کے مطالبے کو غلط ثابت کر رہے ہیں۔

(جنگ ۱۳ اکتوبر ۹۲ء)

ڈاکٹر اسرار احمد

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے پر احتجاج درحقیقت اس کشمکش کے ظہور کی علامت ہے جو پاکستان میں اسلامی نظام حیات اور سیکولرزم کے مابین جاری ہے۔ انہوں نے کہا ہر شخص کو اپنے مذہب سے اتنا تعلق تو ضرور ہونا چاہیئے کہ اس کے اظہار میں اُسے کوئی سبکی محسوس نہ ہو۔ مذہب اگر ایک شہری کی شناخت کا حصہ ہے تو شناختی کارڈ میں اس کا ذکر ضرور ہونا چاہیئے تاکہ اس کی شناخت مکمل ہو جائے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے مسجد دارالسلام باغ جناح میں اپنے خطاب جمعہ میں واضح کیا کہ پاکستان کی تکمیل اسلام کے نظام حیات کے کلی نفاذ کے بغیر ممکن نہیں بلکہ اس کی بقاء و سلامتی کی بھی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ اور اسلام سے انحراف کے ساتھ اگر یہاں سیکولرزم کو رائج کرنے کی کوشش کی گئی تو اندیشہ ہے کہ یہ ملک خداداد بھی سوویت یونین کی طرح بکھر کر رہ جائے گا۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ زیر بحث مسئلہ میں خطرہ صرف قادیانیوں کو محسوس ہوتا ہے جو بحالات موجودہ آسانی سے اپنے آپ کو مسلمانوں کا حصہ ظاہر کر کے دھوکہ دے سکتے ہیں ورنہ کسی اور غیر مسلم اقلیت کو شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج سے قطعاً کوئی نقصان نہیں ہوتا انہوں نے خبردار کیا کہ یہ فتنہ پرور اقلیت صرف عیسائیوں کو ہی نہیں اکسا رہی بلکہ اس کی اصلی حکمت عملی یہ ہے کہ اس کے ذریعے پاکستان کے سیکولر عناصر کو زبان کھولنے بلکہ سڑکوں پر نکل آنے کا موقع فراہم کیا جائے تاکہ اسلام اور سیکولرزم کی کشمکش ایک گرم معرکے میں تبدیل ہو سکے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ میرے نزدیک بنیادی امور یہ ہیں کہ غیر مسلم اقلیتوں کے قانونی آئینی تشخص کرنے کے بعد ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے تاکہ فتنہ ارتداد کو روکا جا سکے اور بالخصوص قادیانیت کے فروغ کی بیخ کنی کی جا سکے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ دنیا کی شرم اور بنیاد پرستی کے طعنے سے گھبرانا ترک کر کے ہمیں اصولی طور پر فیصلہ کرنا ہو گا کہ پاکستان ایک نظریاتی اسلامی ریاست ہے اور اس کی مکمل شہریت کے حقوق صرف انہی لوگوں کو حاصل ہوں گے جو اس نظریہ حیات پر ایمان رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ غیر مسلموں کو ذمی قرار دے کر ان کے جان و مال، عزت و آبرو تہذیب و تمدن اور رسوم و مذہب کو مکمل دستوری اور قانونی ضمانت فراہم کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ اور دین کے اصولوں کے مطابق ان سے جزیہ لیا جانا چاہیئے جو فی الحقیقت اس تحفظ کی جزا اور سرکاری ٹیکس ہے جس کے مقابلے میں مسلمانوں سے پوری پوری زکوٰۃ کی وصولی کا اہتمام ہونا چاہیئے۔

(روزنامہ نوائے وقت ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۲ء)

صدر سپاہ صحابہؓ پنجاب

یہ منطق ہماری سمجھ سے باہر ہے کہ شناختی کارڈ میں اسلام کا خانہ آنے سے اقلیت کے حقوق کی نفی ہوتی ہے اسلام تو تمام اقلیتوں کے حقوق کو تحفظ فراہم کرتا ہے اور اس طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فراہم کرتا ہے کہ دنیا کا کوئی بھی مذہب اس طرح نہیں کرتا پھر ہمارے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ موجود ہے حتی کہ شناختی کارڈ کے فارم میں بھی یہ خانہ موجود ہے اگر وہی خانہ شناختی کارڈ میں ظاہر ہو جائے تو کیا مصیبت آجائے گی؟ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ شہریت کے لئے مذہب کے خانے کی ضرورت نہیں ہے تو ہم کہاں کہتے ہیں کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ازحد ضروری ہے اور اس کی وجہ ہے کہ پاکستان میں قادیانی غیر مسلم قرار دیئے گئے لیکن اس کے باوجود غیر ممالک میں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے وعظ اور تقاریر کرتے ہیں۔ اور ہمیں نقصان پہنچاتے ہیں کیونکہ پاکستان اسلامی ملک ہے اور یہاں کے باشندے مسلمان سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے مذہب کے خانہ کے آنے سے فائدہ ہوگا۔ میں اپنے آپ کو مسلمان کہلواتے پر فخر محسوس کرتا ہوں ایک آدمی اپنے آپ کو عیسائی کہتا ہے اور اپنے مذہب کو اچھا سمجھتا ہے اور اگر اسے عیسائی کہا جائے اس کے شناختی کارڈ میں عیسائیت لکھی جائے تو وہ کیوں گھبراتا ہے۔

مسلمانوں نے جتنا عیسائیوں کا ساتھ دیا ہے اتنا کسی نے بھی نہیں دیا اسلام نے حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا سچا پیغمبر تسلیم کیا ہے۔ جہاں تک فرقہ واریت کا تعلق ہے تو اس مسئلہ سے فرقہ واریت کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۲ء)

مولانا بشیر احمد شاد

حاصل پور (نامہ نگار) شناختی کارڈ پر مذہب کے خانہ کے اندراج سے غیر مسلم اقلیتوں کا تحفظ ہوگا۔ عاصمہ جہانگیر ایک مغرب زدہ قادیانی خاتون ہے جو آئے دن اسلام کے خلاف چند مغرب کی دلدادہ خواتین کو اکٹھا کر کے جلوس نکالتی رہتی ہیں۔ جب کہ کروڑوں باپردہ مسلمان خواتین مذہب کے خانہ کے اندراج سے خوش ہیں۔ قادیانی تنظیمیں مسلمان خواتین کی نمائندگی کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتیں۔ شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کے خلاف قادیانی یا قادیانیوں کے ایجنٹ ہنگامہ کرنے میں معروف ہیں۔ ان خیالات کا اظہار جمعیت علماء اسلام پنجاب کے سیکرٹری جنرل مولانا بشیر احمد شاد نے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ قائداعظم محمد علی جناح نے بھی دو قومی نظریہ کی بنیاد کو مسلمان اور غیر مسلم کی تفریق کو ضروری سمجھا اور پاکستان کے سبز ہلالی پرچم میں جہاں سبز رنگ مسلمانوں کی نمائندگی کرتا ہے وہاں سفید رنگ اقلیتوں کے تحفظ کی حمایت ہے اسی طرح قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ علیحدہ ہونے سے اقلیتوں کا تشخص بحال ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی شرعی اور قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے جا چکے ہیں۔ لیکن آج تک ہٹ دھرمی کر کے شریعت و قانون دونوں سے غداری کر رہے ہیں۔

(نوائے وقت ۲ نومبر ۱۹۹۲ء)

بقیہ: صہ ۳ سے آگے

سمجھتا ہے کہ اس سے یہ مراد ہے کہ ایک دفعہ ٹک ٹک ہوگا تو یہ حرف ہوگا۔ دو دفعہ ہوگا تو یہ حرف ہوگا۔ پھر وہ ان اشارات سے کئی سو میل کے فاصلہ پر سے مطلب سمجھ لیتا ہے۔ یا پرانے زمانہ میں جانوروں یا مختلف قسم کی شکلوں کے بنانے سے اپنا مطلب ظاہر کر دیا کرتے تھے۔ مثلاً کتے سے یہ مطلب ہوگا یا شیر سے یہ مطلب ہوگا۔ مصر میں یہی زبان بولی جاتی تھی۔ اور یہ تصویری زبان کہلاتی تھی۔ لوگ اس سے مطلب سمجھ لیتے ہیں۔

بقیہ: صہ ۱ سے آگے

حضرت لقمان پر اتنے کیا ہونگے لیکن انہوں نے اس کی ایسی قدر کی کہ اس کی دی ہوئی تلخ شے کو بھی میٹھا سمجھ کر کھا لیا۔ پھر خدا تعالیٰ کے اس قدر احسانات کے ہوتے ہوئے جن کا کوئی حساب نہیں (ایماندار) کو کس ایمان کا نمونہ دکھانا چاہیئے۔ اور اگر کبھی اس کے لئے تکلیف برداشت کرنی پڑے تو کس خوشی سے اس کو قبول کرنا چاہیئے۔ پس ہر ایک انسان پر فرض ہے کہ وہ سوچتا رہے کہ مجھ میں لقمان کی روح ہے یا شیطان کی۔ اگر اس کے اندر لقمان کی روح ہے اور خدا تعالیٰ کی باتوں کو ماننے کے لئے ہر وقت تیار ہے اور کسی وقت اس کے احکام میں اپنے آپ کو سرکشی نہیں پاتا۔ بلکہ ہر وقت ہر رنج و راحت پر صبر کرنے والا ہے تو وہی کامیاب اور مظفر و منصور ہو سکتا ہے۔ ایمان اسی وقت کام آ سکتا ہے جبکہ وہ ہر حالت میں خدا تعالیٰ کی مرضی پر راضی ہو اور اگر وہ اپنے ایمان پر بھروسہ کرے گا تو وہ ایمان ضرور اسے نامرادی کا منہ دکھائے گا۔"

(از خطبہ فرمودہ ۱۰ دسمبر ۱۹۱۵ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم نثار احمد خان صاحب مربی سلسلہ کی بیٹی فرزانہ نثار کے گلے کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔

○ مکرم ظہیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کے والد محترم رشید احمد خان صاحب کی آنکھ کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں ۷ نومبر کو ہوا ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر عبد الغفور صاحب زاہد سرگودھا بعارضہ جگر بہت بیمار ہیں اور سرگودھا ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم عبد الرحیم یونس صاحب آف کراچی حال ربوہ۔ ۲۹ اکتوبر ۹۲ء کو مغرب کے بعد ایوان محمود کے سامنے چکر آنے کی وجہ سے گر گئے۔ [illegible] کی گئی ہے ڈاکٹروں نے چلنے پھرنے سے منع کر دیا ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

محترمہ مقبول بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عنایت اللہ صاحب حافظ آبادی محلہ دار الیمن شرقی ربوہ ۲ اگست ۹۲ء کو قضائے الٰہی سے وفات پا گئی ہیں احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

انصار بھائیوں سے تعاون کی درخواست
سبقت کا ثواب بھی حاصل کرنیکی سعی کی جائے

خدا تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ کے خطبہ بتاریخ ۳۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء کے ذریعہ ہو چکا ہے۔ قبل ازیں حصول وعدہ جات کے سلسلہ میں ناظمین انصار اللہ سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ ہر ممکن تعاون فرمائیں۔ اس اعلان کے ذریعہ انکی یاد دہانی مطلوب ہے اور یہ امر واضح کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے سبقت کا ثواب اصل ثواب کے علاوہ بھی رکھا ہے۔ اس لئے اس دوڑ میں انصار بھائی اپنے مقام کا خیال رکھتے ہوئے دیگر تنظیموں پر سبقت لے جانے کی سعی فرمائیں تو وہ دوہرے ثواب کے مستحق ہوں گے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

یوم تحریک جدید ۲۳ اکتوبر ۱۹۹۲ء کی رپورٹ ارسال فرمائیں

امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی یوم تحریک جدید جو ۲۳ اکتوبر کو منایا گیا ہے اسکی رپورٹ جلد ارسال فرمائیں

وکیل الدیوان تحریک جدید
ربوہ

یتامیٰ کمیٹی دار الضیافت ربوہ

حضور انور کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلان

مستحق یتامیٰ یا اُن کے ورثاء توجہ فرمائیں

حضورِ انور کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا اُن کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

اُمراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا اُن کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی دار الضیافت ربوہ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۱ نومبر۔ موسمی کیفیت اعتدال پر ہے۔ صبح اور رات کے وقت سردی ہو جاتی ہے۔

○ مسلح افواج کے سابق سربراہ جنرل (ریٹائرڈ) مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ اگر مارشل لاء سے مکمل طور پر بچنا ہے تو فوج کو سیاسی نظام کا حصہ بنا دیا جائے۔

○ گوجرہ میں شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے خلاف مسیحی ایکشن کمیٹی کے بھوک ہڑتالیوں کا ہڑتالی کیمپ سینکڑوں طلباء نے اکھاڑ دیا۔ اور زبردست نعرہ بازی کی۔ بشپ ہاؤس اور چرچ گیٹ پر پتھراؤ کیا۔ اور بھوک ہڑتالیوں کو مارا پیٹا۔ پولیس نے بھوک ہڑتالیوں کو مظاہرین سے نجات دلائی۔

○ شرعی عدالت کے اس فیصلے کے خلاف کہ گوٹہ سسٹم اسلام کے منافی ہے وفاقی حکومت نے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر دی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ شرعی عدالت کا یہ فیصلہ غلط ہے اور عدالت نے احادیث اور قرآن شریف کا درست استعمال نہیں کیا۔

○ سابق وزیر اعظم اور پاکستان مسلم لیگ کے صدر محمد خان جونیجو نے کہا ہے کہ پاکستان اور مسلم لیگ قائد اعظم اور اقبال کی دو مقدس امانتیں ہیں ان امانتوں میں خیانت کرنے والوں کو تاریخ کبھی معاف نہیں کرے گی۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر گوہر ایوب خان نے کہا ہے کہ موجودہ قومی اسمبلی اپنی پانچ سالہ مدت پوری کرے گی۔ صدر کے پاس منتخب ایوان کو توڑنے کی کوئی وجہ نہیں انہوں نے کہا کہ احتجاجی سیاست موجودہ جمہوری نظام کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ مارشل لاء کی باتیں اب ختم ہو جانی چاہئیں۔

○ سندھ آپریشنل کمیٹی کا ایک اجلاس وزیر اعلیٰ سندھ کی زیر صدارت ہوا۔ اس میں کور کمانڈر اور دیگر حکام بھی شریک ہوئے۔ اس اجلاس میں صوبائی سطح پر زبردست انتظامی تبدیلیوں کا فیصلہ کیا گیا۔ صوبے میں بلدیاتی اور ضمنی انتخابات دسمبر کے تیسرے ہفتے میں کراتے کی تجویز بھی زیر غور آئی۔

○ تنظیم آزادی فلسطین نے مقبوضہ علاقوں میں فلسطینیوں کے لئے اسرائیل کی طرف سے پیش کیا گیا محدود خود مختاری کا منصوبہ مسترد کر دیا ہے۔

○ بحرین نے خلیج میں بیرونی مداخلت کی مزاحمت کا اعلان کر دیا ہے بحرین کے وزیر اعظم نے ایک انٹرویو میں کہا کہ بڑی طاقتوں سمیت کسی کو اجازت نہیں دی جائے گی کہ ہمارے معاملات میں مداخلت کرے۔

○ متعدد تنظیموں نے وائٹ ہاؤس کے سامنے بوسنیا میں مسلمانوں کے قتل عام کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا۔

○ عالمی بنک کے صدر نے کہا ہے کہ پاکستان بیرونی سرمایہ کاری کے حصول کے لئے امن وامان کی صورتحال بہتر بنائے

○ سعودی عرب کے شاہ فہد نے اسلامی ریاستوں پر زور دیا ہے کہ وہ مسلم امہ کو درپیش چیلنجوں کا سامنا کرنے کے لئے اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں۔

○ ایرانی وزیر خارجہ علی اکبر ولایتی نئی دہلی پہنچ گئے ہیں جہاں وہ بھارتی حکام سے مختلف شعبوں میں تعاون پر بات چیت کریں گے۔

○ بنگلہ دیش پولیس نے برمی مہاجروں پر گولی چلا دی جس سے ۱۰ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ بھارت نے بنگلہ دیشی مسلمانوں کو اپنے ملک سے نکالنے کے لئے "پش بیک" آپریشن شروع کر دیا ہے۔

○ عراقی حکام کا کہنا ہے کہ وہ امریکہ کے نو منتخب صدر کی حکومت کے ساتھ تعاون کے خواہش مند ہیں۔

○ مصر کی اقتصادی حالت بہتر بنانے کے لئے یورپی برادری مصر کو ۸ ارب ۲ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر دے گی۔

○ یوگوسلاویہ میں بارشوں کی وجہ سے زبردست سیلاب آگیا ہے۔

○ سعودی عرب میں آئندہ پیر کو ملک بھر میں بارش کیلئے نماز استسقاء ادا کی جائے گی۔

○ انسانی حقوق کی دو امریکی تنظیموں نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ ہزاروں کشمیری ناکردہ گناہوں کی سزا بھگت رہے ہیں۔ سینکڑوں کشمیری قربانی کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ "آپریشن ٹائیگرز" کے دوران مظالم اپنی انتہا کو پہنچ گئے۔ اجتماعی آبرو ریزی اور ہسپتالوں میں پڑے زخمیوں کو نامعلوم مقامات پر لے جانے کے واقعات عام ہو گئے ہیں۔

خدام کے لئے سنہری موقعہ

(۱) ہماری فیکٹری میں گیس ویلڈنگ الیکٹرک ویلڈنگ، خراد کا کام اور ربڑ کا کام سکھایا جاتا ہے۔ دوران ٹریننگ ۸۰۰/- روپیہ ماہانہ وظیفہ دیا جائے گا۔ رہائش کا بھی انتظام ہوگا۔ دیہاتی خدام کو ترجیح دی جائے گی۔

(۲) آفس ورک کیلئے آدمی۔ تعلیم کم از کم میٹرک (عمر ۲۵ تا ۳۵ سال)

میاں بھائی

پتہ برائے رابطہ: فیکٹری کمانی پٹہ گلی برف خانہ رانا اقبال نزد الفرح مارکیٹ۔ کوٹ شہاب الدین جمائی روڈ۔ شاہدرہ۔ لاہور

فون ۷۱۱۷۷۹ — ۷۱۰۹۳۶

اوقات کار کیورٹیو کلینک

موسم سرما

پہلا وقت: ۸-۳۰ تا ۲-۰۰

دوسرا وقت: ۴ تا ۶-۳۰

کیورٹیو کلینک، گول بازار، ربوہ فون ۷۷۱ / ۶۰۶

انچارج: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ، گتہ بارعایت خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

مقبول پیپر مارٹ

۲۲، ذوالقرنین چیمبرز گنپت روڈ لاہور

دفتر فون نمبرز ۲۳۲۳۸۰-۲۳۳۶۹۰

فون گھر ۲۳۳۶۳۰، ۸۵۸۹۱۱ / ۸۵۸۴۴۱

پروپرائیٹر: ملک عبداللطیف ستکوہی C/۹۱۰، ماڈل ٹاؤن لاہور

خوشخبری

احباب کی سہولت کے پیش نظر ہم نے خالص دودھ کی ہر وقت فراہمی کا انتظام کیا ہے۔ ۶ روپے فی لٹر

گلشن بیکرز نزد ایوان محمود — ربوہ —

پتہ

حبوب مفید اٹھرا — ۱۵ گرام ۱۶/- ، ۶۰ گرام ۴۸/-

اکسیر اولاد نرینہ (کورس) — ۱۵۰/- روپے

زد جام عشق خاص — ۴۸۰/- روپے

روشن کاجل — ۵/- روپے

تریاق معدہ — ۱۰/- روپے، ۲۰/- روپے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ ربوہ (رجسٹرڈ)